مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

اُردو یونیورسٹی

نیوز لیٹر

شمارہ نمبر: تین ۳، اپریل ۲۰۰۰ء

وائس چانسلر کے قلم سے

اس سال یکم جنوری کی آمد کئی طرح سے تاریخی رہی کیونکہ نہ صرف سال بدلا بلکہ صدی اور ملینیم بھی بدل گیا جس کا دُنیا بھر میں لوگوں کو طویل عرصے سے انتظار تھا۔ یونیورسٹی کی عمر ۹ر جنوری کو دو سال کو پہنچ چکی ہے لیکن اس مختصر سی مدت میں اِسے اکیسویں صدی کے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ اور آراستہ کرنے کی حتی الامکان کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔ پہلے سال میں چند ماہ کے بعد ہی ہم نے ایک کورس (بی۔اے) شروع کردیا تھا اور ایک سال بعد اس میں بی۔کام اور ایک سرٹی فیکٹ کورس کا اضافہ کیا گیا۔ اِن ابتدائی کورسز کو شروع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ایک طرف یونیورسٹی کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں اور دوسری طرف درس و تدریس کا سلسلہ بھی چلتا رہے تاکہ ایسے لاکھوں لوگوں کو جو عرصہٗ دراز سے اُردو یونیورسٹی کے قیام کی تمنا کررہے تھے، کسی حد تک اطمینان ہو جائے اور انہیں یہ محسوس ہو کہ یونیورسٹی اپنے قیام کے ساتھ ہی متحرک اور سرگرم عمل ہو گئی ہے۔ یوں تو یونیورسٹیاں قائم ہونے کے بعد سالہا سال تک ایک بھی کورس شروع نہیں کرپاتی ہیں مگر اُردو یونیورسٹی کا معاملہ کچھ الگ ہے۔ یہ صرف ایک تعلیمی ادارہ نہیں ہے بلکہ ایک تحریک ہے۔ اس سے لوگوں کے جذبات، زبان اور تہذیبی ورثے کے تحفظات کے خواب وابستہ ہیں۔

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے تیسرے سال میں یہ بات ہمارے زیر غور ہے کہ کس طرح یونیورسٹی کے اہم موقف کی طرف آئیں اور اُردو داں طبقے کو روزگار سے مربوط کورسز فراہم کئے جائیں۔ اس پر عمل درآمد کے لئے یہ ضروری ہے کہ کچھ پیشہ ورانہ اور تکنیکی کورسز کا آغاز کیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ اِس سال سے کم از کم کمپیوٹر سے متعلق ایک کورس ضرور شروع ہوگا جس سے ہم سب کی ایک بہت بڑی بنیادی ضرورت پوری ہوگی۔ اسی کے ساتھ ہم نے یہ بھی ارادہ کیا ہے کہ وہ طلبا و طالبات جو سائنس پڑھنا چاہتے ہیں اُنھیں بھی موقع فراہم کیا جائے۔ اس کے لئے بی۔ایس سی کورس کا آغاز متوقع ہے۔ گزشتہ پچاس برسوں میں بہت سے لوگ چاہتے ہوئے بھی اُردو سے دور رہے اور آج بھی ایسے بے شمار لوگ ہیں جو اُردو سیکھنے کے خواہشمند ہیں۔ ایسے لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر بھی ایک کورس شروع کیا جائے گا جس کے ذریعے وہ اُردو سیکھ سکیں گے۔ یہ کورس سردست صرف اُنہیں لوگوں کے لئے ہوگا جو انگریزی جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ اُردو داں طبقے میں ایک بہت بڑا گروپ اُن لوگوں پر مشتمل ہے جو انگریزی سیکھنا چاہتے ہیں مگر اُنھیں اس کا موقع نہیں مل سکا ہے۔ اسی کے مدنظر ایک ایسا کورس بھی شروع کرنے کا ارادہ بنایا گیا ہے جس کے ذریعے اُردو جاننے والے انگریزی میں استعداد پیدا کرسکیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ کورسز کی اس فہرست میں آنے والے برسوں میں بھی مزید اضافہ ہوتا رہے گا تاکہ اُردو داں طبقے کو زیادہ سے زیادہ متبادل مل سکے اور وہ اپنی علمی ضروریات پوری کرسکیں گے۔

کیمپس میں چہار دیواری کا کام تیزی سے پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔ یہ انتہائی دشوار گزار مرحلہ تھا کیونکہ وہاں کی زمین بہت غیر مسطح ہے۔ کہیں پہاڑیاں ہیں تو کہیں وادیاں۔ کہیں جنگل ہے تو کہیں پانی ٹھہرا ہوا ہے۔ کئی کنٹریکٹر آئے۔ جگہ دیکھی اور کام کرنے کی ہمت چھوڑ دی۔ ایک کثیر منزلہ کثیر المقاصد عمارت کا تذکرہ پچھلے شمارے میں بھی تھا۔ شکر ہے کہ اس کا پلان اور پیسہ منظور ہو چکا ہے اور یہ خوش آئند بات ہے کہ ہمارے وزیر اعظم جناب اٹل بہاری واجپائی اور وزیر تعلیم ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی جلد ہی اس کا سنگ بنیاد رکھنے آئیں گے۔ ان دونوں نے بخوشی رضامندی ظاہر کی ہے۔ CPWD نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ کام شروع ہونے کے ایک سال کے اندر اندر یہ وسیع عمارت تعمیر ہو جائے گی۔ اس کے بعد یقین ہے کہ ہماری زیادہ تر کارکردگی کیمپس میں منتقل ہو جائے گی۔

آپ سے ایک بار پھر بھرپور تعاون کی درخواست کرتے ہوئے

محمد شمیم جیراجپوری

(محمد شمیم جیراجپوری)

شذرات

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی سردست فاصلاتی نظام کے تحت تعلیمی سہولتیں مہیا کرا رہی ہے۔ ہمارے طلبہ کا ذہن ہمیشہ ہمیشہ سے روایتی طریقۂ تعلیم کا تصور رکھتا ہے اور جب انہیں کسی کورس میں داخلہ لینے کے بعد اچانک بے درودیوار کے کیمپس اور کلاس روم کے عدم وجود کا احساس ہوتا ہے تو غیر شعوری طور پر وہ اس نظام سے اجنبیت محسوس کرتے ہیں۔ اُن کا رہنما یونیورسٹی کی طرف سے فراہم کردہ اسٹڈی میٹریل ہوتا ہے یا وہ کونسلنگ سیشنس جو متعلقہ اسٹڈی سنٹروں پر منعقد کئے جاتے ہیں۔ ان سیشنس کے ذریعے روایتی کلاسوں کی مانند الگ الگ ابواب اور موضوعات پر درس دینا مقصود نہیں ہوتا ہے بلکہ ان کا انعقاد رہنمایانہ اشاروں کے لئے کیا جاتا ہے اور جن کا مقصد بنیادی طور پر اسٹڈی میٹریل کے مطالعے کے دوران طلبہ کے ذہنوں میں جنم لینے والے سوالات اور شکوک و شبہات کو رفع کرنا ہوتا ہے۔

فاصلاتی نظام تعلیم کے تحت ریڈیو پر بھی کورسز کی توضیح کی جاتی ہے جس میں صرف آواز سنائی دیتی ہے۔ گزشتہ کافی دنوں سے ٹیلی ویژن کے ذریعے بھی کونسلنگ کلاسز کا اہتمام کیا جارہا ہے جس میں طالب علم اپنے ٹیچر سے سوال و جواب تو نہیں کرسکتا البتہ ٹیچر کو دیکھ سکتا ہے۔ اُس کی آواز کے ساتھ اُس کے لہجے اور انداز کو محسوس کرسکتا ہے۔ ٹیلی ویژن میں ایک سہولت یہ بھی فراہم کی جا رہی ہے کہ طلبہ موضوع کے ساتھ مثالوں میں پیش کئے جانے والے مقامات 'آلات' مطبوعات یا دیگر چیزوں کی جھلکیاں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن اب بات اس سے بھی کافی آگے نکل چکی ہے یعنی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے کلاسوں کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ ویڈیو کانفرنسنگ میں اس بات کی سہولت ہوتی ہے کہ ملک بلکہ دنیا کے کسی بھی حصے میں بیٹھا اُستاد سارے جہاں میں پھیلے ہوئے اپنے طالب علموں کو درس دے سکتا ہے اور اُن سے ہم کلام ہوسکتا ہے۔ اُن کے سوالوں کے جواب دے سکتا ہے اور کسی بھی طرح کے اِشکال دور سکتا ہے۔ اس نظام کے کرشمے ہم لوگ عام طور پر ٹیلی ویژن پر دیکھتے رہتے ہیں جب کسی اسٹوڈیو سے بہت دور بیٹھے شخص سے انٹرویو لیا جاتا ہے۔ یا کوئی بڑا عہدیدار بیک وقت ریاست یا ملک بھر کے افسران سے کسی موضوع پر تبادلہ خیال کرتا ہے۔ غرض یہ کہ فاصلاتی نظام تعلیم کے آغاز نے اس خدشے نے جنم لیا تھا کہ اس میں طالب علم اور کتابوں کے درمیان سے اُستاد غائب ہوجائے گا۔ اُستاد کا رول طلبہ کو درس دینے کی بجائے اس کی ذمہ داریاں کتابوں کی تیاری' رہنمائی اور تفویضات کی تصحیح تک محدود ہوجائیں گی۔ لیکن جب یہ نظام نئی ایجادات سے روشناس ہوا اور اسے انفارمیشن ٹکنالوجی کی برکتوں سے ہم آہنگ کیا گیا تو ایک بار پھر اساتذہ رفتہ رفتہ پہلے کی بہ نسبت کافی وسیع پیمانے پر 'البتہ بدلی ہوئی صورت میں' طلبہ کے سامنے آنے لگے اور کلاس روم کا دائرہ ایک کمرے کی چہار دیواری سے نکل کر پوری دنیا تک وسعت اختیار کر گیا۔ اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی اور ملک کی بعض دیگر یونیورسٹیاں اپنے طالب علموں کے لئے یہ سہولتیں مہیا کررہی ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی اپنے قیام کے ابتدائی مرحلے میں ہے اس لئے اس کے قدم وہاں تک نہیں پہنچ سکے ہیں البتہ اس کا رخت سفر اسی جانب ہے۔

ہمیں تعلیم کے اس بدلتے منظرنامے میں خود کو نہ صرف ایڈجسٹ کرنا ہے بلکہ اسے قبول کرتے ہوئے اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید بھی ہونا ہے اس لئے کہ یہی طریقۂ تعلیم پوری دنیا میں تیزی سے مقبول ہو رہا ہے اور نئی صدی کی مصروف زندگیوں کے لئے یہی قابل قبول طریقہ تعلیم ہے۔

اُردو یونیورسٹی نیوز لیٹر کا تیسرا شمارہ آپ کی خدمت میں پیش ہے جو بلاشبہ کافی تاخیر سے آپ تک پہنچ رہا ہے۔ دراصل نیوز لیٹر کی اشاعت کے فیصلے کے ساتھ یہ ملحوظ رکھا گیا تھا کہ فی الوقت اس کی اشاعت کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا جائے بلکہ جب جب خاطر خواہ مواد جمع ہوجائے یا یونیورسٹی کے پاس کوئی ایسا اعلان ہو جسے عوام الناس تک پہنچانا مقصود ہو تب نیوز لیٹر کی اشاعت عمل میں آیا کرے گی۔ گزشتہ شمارہ اپریل ۱۹۹۹ء میں منظر عام پر آیا تھا لہٰذا زیر نظر شمارہ کم و بیش ایک سال کی اطلاعات پر مشتمل ہے۔ گزرتے ہوئے وقت کے ساتھ یونیورسٹی کی سرگرمیوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور اُسی نسبت سے توقع ہے کہ نیوز لیٹر کا آئندہ شمارہ جلد ہی پیش کیا جائے گا۔

——— ایڈیٹر

پہلے چانسلر جناب اندر کمار گجرال

غور و فکر۔ جناب اندر کمار گجرال اور پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری

صدر جمہوریہ ہند جناب کے آر نرائنن نے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے وزیٹر کی حیثیت سے ہندستان کے سابق وزیر اعظم اور ممتاز دانشور جناب اندر کمار گجرال کو یونیورسٹی کا پہلا چانسلر مقرر کیا۔ وزارت فروغ انسانی وسائل نے اپنے مکتوب مورخہ ۲۴ر مئی ۱۹۹۹ء کے ذریعے وائس چانسلر کو یہ اطلاع دی۔ جناب اندر کمار گجرال کی تقرری کا اندرون اور بیرون یونیورسٹی بڑے پیمانے پر خیر مقدم کیا گیا۔ جناب اندر کمار گجرال نے چانسلر بننے کے بعد ۲۴ر اکتوبر ۱۹۹۹ء کو یونیورسٹی ہیڈ کوارٹر کا پہلا دورہ کیا۔ اُنھیں ایڈمنسٹریٹو بلڈنگ میں ایک استقبالیہ دیا گیا جہاں اسٹاف سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کی کارکردگی اور پیش رفت دیکھ کر اُنہیں بے حد خوشی اور تسلی ہوئی ہے۔ اس یونیورسٹی کا قیام میرا اور تمام اُردو والوں کا ایک دیرینہ خواب تھا۔ اسے گجرال کمیٹی کے ایک سود مند نتیجے سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ جن خطوط پر یہ ادارہ اپنا سفر طے کر رہا ہے وہ اطمینان بخش اور قابل ستائش ہے۔ اُنہوں نے اسٹاف سے خطاب کرنے سے قبل وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری' رجسٹرار پروفیسر محمد سلیمان صدیقی اور مقامی ممبران مجلس عاملہ نیشنل پروفیسر ای اے صدیق اور پروفیسر اشرف رفیع صاحبہ سے وائس چانسلر لاج پر علاحدگی میں یونیورسٹی امور پر دیر تک تبادلہ خیال کیا جہاں وائس چانسلر نے انہیں یونیورسٹی کی صورتحال اور کارکردگی سے آگاہ کیا۔ استقبالیہ تقریب سے قبل چانسلر جناب اندر کمار گجرال نے یونیورسٹی کی شائع کردہ نصابی کتابوں' متعدد سمپوزیم اور کمیٹیوں کی رپورٹ 'نیوز لیٹر کے شماروں' کیمپس اور مجوزہ عمارتوں کے پلان وغیرہ کا بغور مطالعہ کیا۔ تقریب میں یونیورسٹی کے تمام افسران اور انتظامی و غیر تدریسی عملے نے شرکت کی جن سے گجرال صاحب نے فرداً فرداً ملاقات کی۔

کارکردگی' پیش رفت اور منصوبے

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے 9 جنوری 2000ء کو اپنے دو سال مکمل کرلیے۔ میں آپ کے سامنے گزشتہ ایک سال کی کارکردگی اور پیش رفت کی رپورٹ پیش کر رہا ہوں۔ دراصل پچھلے ایک سال میں یونیورسٹی نے مختلف امور میں تیز رفتاری کے ساتھ پہل کی ہے۔ سب سے پہلے میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ جاریہ تعلیمی سال میں یونیورسٹی نے بی۔اے' بی۔کام کے کورس کے علاوہ غذا اور تغذیہ (Food and Nutrition) کا ایک چھ ماہی کورس بھی شروع کیا ہے۔ اس سال ڈگری کورس میں داخلہ کا دوسرا اہلیتی امتحان 19 ستمبر کو ملک کے 35 مرکزوں پر منعقد ہوا۔ اتر پردیش میں پہلی بار کانپور' لکھنو' فیض آباد' میرٹھ' رامپور اور اعظم گڑھ کے مراکز پر امتحان منعقد کیا گیا۔ مدھیہ پردیش میں بلاسپور' راجستھان میں جودھپور اور مغربی بنگال میں کلکتہ میں پہلی مرتبہ امتحان منعقد کئے گئے۔ اس کے علاوہ مہاراشٹرا کے شہروں پربھنی اور بیڑ میں اور آندھرا پردیش کے شہروں اننت پور' کاغذ نگر اور نلگنڈہ میں اور شموگہ' کرناٹک میں بھی اہلیتی امتحان کا اہتمام کیا گیا۔ اس طرح پچھلے سال کے 19 مراکز میں اس سال مزید 16 مرکزوں کا اضافہ ہوا۔ 3951 طلبہ امتحان میں شریک ہوئے۔ اہلیتی امتحان کے نتائج کا اعلان بیس دن میں کیا گیا۔ گزشتہ سال قائم کئے گئے 19 اسٹڈی سنٹروں کے علاوہ یونیورسٹی اس سال 12 نئے اسٹڈی سنٹر قائم کرچکی ہے۔ غذا اور تغذیہ (Food and Nutrition) کے کورس میں سوا سو طلبہ نے فارم داخل کئے ہیں۔

اس سال ہندی علاقوں کے طلبہ کی سہولت کے لیے اُردو کے بجائے ہندی بحیثیت ایک مضمون منتخب کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ آئندہ سال اسی طرح عربی کو بھی نصاب میں شامل کیا جائے گا۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہم نے بی۔اے کورس کی ساری کتابیں ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر اوپن یونیورسٹی سے مستعار لیں۔ ہمارے ٹرانسلیشن ڈویژن میں ماہر مضمون اور ماہر زبان کی مدد سے ان پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ بنیادی نصاب کی پانچ ہزار کتابیں چھپ کر تیار ہوچکی ہیں۔ غذا اور تغذیہ سرٹیفکیٹ کورس کی کتابیں بھی چھپ کر تیار ہیں۔ بی۔اے سال اول کے طلبہ کا سالانہ امتحان ہوچکا ہے اور نتائج کا اعلان بھی کردیا گیا ہے۔ یونیورسٹی آئندہ سال بی۔اے' بی۔کام کے ساتھ بی۔ایس سی ڈگری کورس کا اعلان کرے گی۔ بی۔ایس سی کے لئے فزکس' باٹنی' زولوجی اور ریاضی کی کتابیں نظر ثانی کے لیے ماہرین مضمون کے حوالے کی گئی ہیں۔ ان کتابوں پر ماہر زبان کے ذریعہ بھی نظر ثانی کروائی جائے گی۔ ان تین ڈگری کورس کے علاوہ دہلی اور علی گڑھ میں اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کے دو کورس' سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹنگ اور کمپیوٹر ان آفس منیجمنٹ کے تدریسی مواد کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اُمید ہے کہ یونیورسٹی آئندہ سال چھ ماہی سرٹیفکیٹ کورس ان کمپیوٹنگ کا آغاز کرے گی۔

آپ کو پہلے بھی اطلاع دی جاچکی ہے کہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن سے تین اسکولوں لینگویجز لنگوسٹکس اینڈ انڈولوجی' جرنلزم اینڈ ماس کمیونی کیشن اور کامرس اینڈ بزنس منیجمنٹ کھولنے کی منظوری آچکی ہے۔ School of Languages, Linguistics and Indology کے تحت شعبہ اُردو' ہندی اور انگریزی قائم کرنے کے سلسلہ میں یونیورسٹی پہل کرچکی ہے۔ شعبہ اُردو اور انگریزی کے Working Paper تیار کر کے Executive Council کو پیش کردیئے گئے ہیں۔ شعبہ اُردو' ہندی اور انگریزی کے قیام کے لیے اسٹاف روم اور کلاس روم کا انتظام کرائے کے مکانوں میں کیا جارہا ہے اور امید ہے کہ اس سال جون سے ان شعبوں میں تدریس کا آغاز ہوجائے گا۔ جن کورسوں کو ایگزیکیٹو کونسل کی منظوری حاصل ہے ان میں

1. Proficiency in Urdu for Non-Urdu Speaking People through English
2. Script Writing in Urdu

شامل ہیں۔ ان میں اُردو یونیورسٹی نے اول الذکر کورس تیار کرلیا ہے اور دوسرے کورس تیار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ شعبہ انگریزی میں ایگزیکیٹو کونسل نے درج ذیل کورسوں کی منظوری دی ہے۔

1- One Year Diploma in the Teaching for Teachers of English in Urdu Medium Schools
2- Six month certificate course in Functional English for Urdu Speakers
3- One year Diploma in English Communications
4- One year Diploma in Translation
5- One year P.G. Diploma in English Language and Literature

یونیورسٹی ان 5 کورسوں میں سے 2 کی تیاری کررہی ہے اور اُمید ہے کہ اِسی سال سے ان کورسز کی کلاسوں کا آغاز کردیا جائے گا۔

شعبہ ہندی کے قیام کے لئے Working Paper تیار کیا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں ہندی کے ماہرین کو مدعو کیا جارہا ہے۔ اُمید ہے کہ یہ Working Paper بہت جلد تیار ہوجائے گا۔ یونیورسٹی ایک دو سالہ Diploma in Education کی بھی تیاری کررہی ہے۔ اس سلسلہ میں نیشنل کونسل فار ٹیچرس ایجوکیشن سے مراسلت کی جارہی ہے۔ حکومت آندھرا پردیش سے اجازت حاصل کرنے اور اُردو میڈیم اسکولوں میں عملی تربیت کی سہولتیں حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس کورس میں 70 طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا۔ امید ہے کہ یونیورسٹی یہ کورس بھی جلد شروع کرسکے گی۔ لائبریری میں اس کورس کی 100 سے زائد اُردو اور انگریزی کتابیں جمع کرلی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ اُردو میں چند کتابیں تیار کرنے کی ضرورت ہے۔

Scanned with CamScanner

یونیورسٹی کے سامنے سب سے بڑا مرحلہ ترجمہ کروانے کا ہے۔ ترجمے میں ایک اور بڑا مسئلہ اصطلاحات اور املا کا ہے۔ چنانچہ یونیورسٹی کی جانب سے ترجمہ اور اصطلاحات پر ۲۲ تا ۲۴ جنوری ۲۰۰۰ء کو ایک سہ روزہ سمینار کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس سمینار میں سارے ہندوستان سے مندوبین نے شرکت کی اور اہم تجاویز منظور کی گئیں۔ یونیورسٹی اس سمینار کے لیے بھیجی گئی مندوبین کی رائیں، سمینار میں پڑھے گئے مضامین اور اس میں منظورہ سفارشات پر مبنی سمینار کی مکمل روداد ایک کتاب کی شکل میں تیار کرے گی تاکہ نہ صرف یونیورسٹی کے مترجمین بلکہ سارے ہندوستان کے ماہرین مضمون اور مترجمین کو ایک یونیفارم پالیسی اختیار کرنے میں مدد ملے۔ یونیورسٹی تمام اسکالروں سے اُمید رکھتی ہے کہ وہ نہ صرف خود اس سلسلہ میں مدد کریں گے بلکہ مختلف مضامین کے ماہر مترجمین کی نشاندہی بھی کریں گے تاکہ ترجمہ سازی اور وضع اصطلاحات کے کام میں مدد ملے۔ یونیورسٹی کل ہند بنیاد پر مترجمین کا ایک مضمون وار رجسٹر بھی تیار کر رہی ہے۔

یونیورسٹی کے سامنے ان مسائل کے علاوہ مالیہ کا مسئلہ بھی ہے۔ کیمپس کی تعمیر، کورسوں کی تیاری، تراجم، لائبریری اور اسٹڈی سنٹروں پر Minimum Infrastructure کی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اور سرکاری اداروں سے مسلسل ربط قائم ہے اور اُمید ہے کہ حکومت ہند ان امور کی تکمیل کے لیے درکار مالیہ جلد فراہم کرے گی۔ پچھلے ایک سال میں 1.18 کروڑ روپے کی لاگت سے یونیورسٹی کی زمین پر احاطہ کی دیوار کے پروجکٹ کی نہ صرف منظوری حاصل کی گئی بلکہ یونیورسٹی کی 200 ایکڑ زمین پر چار کیلو میٹر لمبی فصیل کی تعمیر کا کام بھی شروع کیا گیا اور اب تک تین کلو میٹر کا کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ یونیورسٹی نے 4.30 کروڑ روپے کی لاگت کے ایڈمنسٹریٹو بلاک کی تعمیر کی تجویز بھی حکومت کو پیش کر کے اس کی منظوری حاصل کر لی ہے۔ اس کا Architectural Design اور تخمینہ جات تیار ہو چکے ہیں۔ اس کا سنگ بنیاد جلد ہی وزیر اعظم جناب اٹل بہاری واجپئی کے ہاتھوں رکھا جائے گا۔ یہ سہ منزلہ عمارت پچاس ہزار مربع فٹ پر مشتمل ہوگی۔ ابتدائی مرحلے میں یہ عمارت ہمہ مقصدی طور پر استعمال کی جائے گی۔

یونیورسٹی نے سروے آف انڈیا کی مدد سے یونیورسٹی کی زمین کے سروے کا کام بھی کروایا۔ شعبہ سیول انجینئرنگ، کالج آف انجینئرنگ جامعہ عثمانیہ کی مدد سے Water Points کا سروے کروایا گیا۔ چار بورویل تیار کئے گئے۔ عارضی بجلی سپلائی کے لئے بھی -/Rs. 6,14,231 روپے جمع کردئے گئے ہیں۔ اُمید ہے کہ جلد ہی کیمپس میں بجلی مہیا ہو جائے گی۔ یونیورسٹی کے لیے ایک ماسٹر پلان کی ضرورت بھی محسوس کی گئی۔ شعبہ سیول انجینئرنگ جامعہ عثمانیہ کی مدد سے ایک Document تیار کیا گیا جس میں یونیورسٹی کی آئندہ ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ماسٹر پلان تیار کروایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں ایک Open Idea Competition کا اشتہار دیا جارہا ہے تاکہ ہندستان کے بہترین Architectural ماہرین اس میں حصہ لے سکیں۔ اس کھلے مقابلے کے ذریعہ حاصل کیے جانے والے Documents کو ماہرین کی ایک کمیٹی Short List کرے گی اور یہ کام سب سے اچھے ماہر کے سپرد کر دیا جائے گا۔

یونیورسٹی کی لائبریری بھی تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور اب تک تقریباً چار ہزار کتب خریدی گئی ہیں۔ بین الاقوامی کتابوں کے میلے میں یونیورسٹی کی شرکت کا مقصد نہ صرف یونیورسٹی کو لوگوں سے متعارف کرانا بلکہ لائبریری کے لئے سائنس اینڈ ٹکنالوجی اور دوسرے مضامین کی اُردو کتابیں خریدنا بھی تھا۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے دارالترجمہ کی تین سو کتابیں حاصل کر لی گئی ہیں اور باقی کتابوں کی تلاش جاری ہے۔ لائبریری میں اسٹاف اور طلبہ کے لئے زیراکس مشین کی سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔ یونیورسٹی کے ہر شعبے کو جدید اطلاعاتی اور مواصلاتی نظام مثلاً فون، فیکس، انٹرنیٹ اور ای میل وغیرہ کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔

یونیورسٹی میں گزشتہ دنوں جناب سلطان لطیف سابق فینانس افسر جامعہ عثمانیہ کا کنسلٹنٹ ایڈمنسٹریشن کی حیثیت سے اور آندھراپردیش کے سابق سکریٹری ڈائرکٹر جناب مسعود بن سالم کا کنسلٹنٹ ایجوکیشن (پارٹ ٹائم) کی حیثیت سے تقرر عمل میں آیا۔ ان دو حضرات نے بالترتیب ۱۷ر جنوری اور ۲۱ر فروری ۲۰۰۰ء کو اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔

پروفیسر محمد سلیمان صدیقی

رجسٹرار / کوآرڈینیٹر اکیڈمک پروگرامس

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا نظامت فاصلاتی تعلیم دن بدن مضبوط سے مضبوط تر اور وسیع سے وسیع تر ہوتی جارہی ہے۔ تعلیمی سال 2000-1999ء میں تین پروگرام شروع کیے گئے جن میں بی۔اے تین سالہ ڈگری کورس/بی۔کام تین سالہ ڈگری کورس اور چھ ماہی غذا اور تغذیہ سرٹیفکیٹ کورس (CFN) شامل ہیں۔ اپریل کے وسط میں کل ہند سطح پر مختلف زبانوں کے اخبارات کے ذریعے داخلے کا اعلان کیا گیا جس کے نتیجے میں مجموعی طور پر 8850 درخواست فارموں کی فروخت ہوئی۔ بی۔اے/بی۔کام میں داخلے کے دو طریقے ہیں پہلا یہ کہ جو بارھویں/انٹرمیڈیٹ یا اس کے مساوی امتحان پاس ہوں انھیں براہِ راست داخلے دئے جارہے ہیں۔ اس طریقے سے 1470 اُمیدواروں نے داخلے لئے۔ دوسرا طریقہ یہ اختیار کیا گیا کہ جن کے پاس کوئی تعلیمی سند نہیں ہے وہ اہلیتی ٹسٹ میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد بی۔اے/بی۔کام میں داخلے کے اہل قرار دئے گئے۔ 4024 اُمیدواروں نے اہلیتی ٹسٹ کے لئے درخواست دی جن کے امتحانات 1999-09-19 کو ملک کے 31 مراکز پر منعقد کیے گئے۔ یہ مراکز 10 ریاستوں آندھراپردیش، بہار، دہلی، کرناٹک، مدھیہ پردیش، مہاراشٹرا، راجستھان، تمل ناڈو، اترپردیش اور مغربی بنگال میں واقع ہیں۔ 3316 اُمیدواروں نے اہلیتی ٹسٹ میں کامیابی حاصل کی جن میں سے 2180 اُمیدواروں نے داخلے حاصل کیے۔ اس طرح اس برس بی۔اے/بی۔کام میں داخلہ حاصل کرنے والوں کی تعداد 3650 ہو گئی۔ CFN کورس میں 124 داخلے ہوئے۔ اس کورس میں داخلے کے لئے کسی تعلیمی سند کی ضرورت نہیں ہے۔ اُمیدواروں کو اُردو لکھنے اور پڑھنے کی استعداد ہونی چاہیے۔ CFN کورس میں داخلہ حاصل کرنے والوں کے لئے بذریعے ڈاک کونسلنگ کی سہولت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور یہ ذمہ داری ڈاکٹر ریحانہ سلطانہ، ڈائرکٹوریٹ آف ویمنس ایجوکیشن، برنداون کالونی، ٹولی چوکی، حیدرآباد کو سونپی گئی ہے۔

ڈاکٹر محمد مجیب انور

بی۔اے/بی۔کام سال اول کے لئے مشترکہ فاؤنڈیشن کورس ہے۔ داخلہ حاصل کرنے والے سبھی طلبہ کو رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے اُن کے گھر کے پتوں پر کتابیں (اسٹڈی میٹیریل) بھیج دی گئی ہیں۔ ان طلبہ کو مختلف اسٹڈی سنٹروں سے جوڑ دیا گیا ہے جہاں ان کے لئے سال میں 30 کونسلنگ سیشنس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ 99-1998 میں 19 اسٹڈی سنٹر کام کر رہے تھے جبکہ رواں تعلیمی سال یعنی 2000-1999 میں مزید 11 اسٹڈی سنٹروں کا اضافہ کیا گیا ہے۔

99-1998 میں بی۔اے سال اول میں داخلہ حاصل کرنے والوں کے لئے سال دوم میں رجسٹریشن کی کارروائی بھی پوری کر لی گئی ہے۔ سال دوم میں یونیورسٹی نے 6 مضامین پیش کئے ہیں جن میں سے طلبہ کو 3 کا انتخاب کرنا ہے۔ یہ مضامین حسب ذیل ہیں:

۱۔ معاشیات ۲۔ تاریخ ۳۔ سیاسیات ۴۔ نظم و نسق عامہ ۵۔ سماجیات ۶۔ اُردو ادب

ڈائرکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن آئندہ تعلیمی سال 2001-2000 سے مزید دو کورسز بی۔ایس سی تین سالہ ڈگری کورس اور Certificate in Computing (CIC) پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ توقع ہے کہ ان دونوں پروگراموں کو مقبولیت حاصل ہوگی اور بڑی تعداد میں طلبہ اس جانب راغب ہوں گے۔ ڈائرکٹوریٹ جلد ہی طلبہ کے لئے Audio اور Video اسباق کے ذریعے Multimedia سہولت بھی فراہم کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ ڈائرکٹوریٹ کے منصوبوں میں اسٹڈی سنٹروں کو فرنیچر اور مختصر لائبریری مہیا کرنے کا بھی منصوبہ ہے۔

ڈاکٹر محمد مجیب انور پرنسپل سائنٹسٹ (ICAR) NAARM جو ڈیپوٹیشن پر آئے ہیں اور مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی میں نظامت فاصلاتی تعلیم کے ڈائرکٹر ہیں۔ Agricultural Management ان کا خصوصی موضوع ہے۔

ٹرانسلیشن ڈویژن

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ٹرانسلیشن ڈویژن نے تعلیمی سال ۲۰۰۰۔۱۹۹۹ء کے لیے درکار نصابی کتابوں کی تیاری کا کام وقت پر مکمل کر لیا۔ بنیادی کورس کے لیے ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر اوپن یونیورسٹی سے مستعار لی گئی نصابی کتابیں تعلیمی سال ۹۹۔۹۸ء کے لیے جزوی نظر ثانی کے بعد شائع کر لی گئی تھیں۔ یہ کام چونکہ نہایت تیزی کے ساتھ انجام پایا تھا اس لیے وائس چانسلر صاحب کی ہدایت کے مطابق حسب ذیل کتابوں کے دوبارہ تفصیلی مطالعہ کے بعد جہاں کہیں تبدیلی یا ترمیم کی ضرورت پیش آئی کتابوں کی فلموں میں تبدیلی کی گئی یا ان میں ضروری ترمیمات کی گئیں۔ گزشتہ سال ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر اوپن یونی ورسٹی سے حاصل کی گئی بنیادی کورس کی انگریزی کتابیں وقت کی کمی کی وجہ سے مکمل نظر ثانی کے بغیر شائع کر لی گئی تھیں۔ اس سال نظر ثانی کے لیے جامعہ عثمانیہ کے سابق پروفیسر وصدر شعبہ انگریزی پروفیسر تقی علی مرزا کی خدمات حاصل کی گئیں اور انگریزی فاؤنڈیشن کورس بلاک ایک اور دو کے علاوہ نان ڈیٹیل Great Minds میں ان کی مجوزہ ترمیمات کی روشنی میں تصحیح کا کام انجام دیا گیا۔ بنیادی کورس چار مضامین سائنس اور ٹکنالوجی، سماجی علوم، انگریزی اور اُردو پر مشتمل ہے۔ اس سال ہندی علاقوں کے طلبہ کی سہولت کے پیش نظر اُردو کے بجائے ہندی کو ایک مضمون کی حیثیت سے منتخب کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ چنانچہ امبیڈکر اوپن یونیورسٹی کے بنیادی کورس کی ہندی کتابیں (حصہ اول و دوم) جزوی نظر ثانی کے لیے ڈاکٹر وثیق الرحمن فاروقی اور پھر ڈاکٹر ایم۔ وینکٹیشور شعبہ ہندی جامعہ عثمانیہ کے حوالے کی گئیں۔ یہ تمام کتابیں شائع ہو کر طلبہ کو روانہ کی جاچکی ہیں۔

جاریہ تعلیمی سال ۲۰۰۰۔۱۹۹۹ء کے لیے بی۔اے سال دوم کے اختیاری مضامین کی کتابوں پر ٹرانسلیشن ڈویژن کے اراکین کے علاوہ پروفیسر فاطمہ شجاعت (سماجیات)، ڈاکٹر اکبر علی خان (نظم و نسق عامہ)، جناب ایم۔اے۔ علیم (سماجیات)، جناب محمد ذاکر اللہ (سیاسیات) نے نظر ثانی کا کام انجام دیا۔ ویٹنگ کے لیے پروفیسر انور معظم، پروفیسر مغنی تبسم، پروفیسر سیدہ جعفر اور پروفیسر اشرف رفیع کو اُردو، تاریخ، سیاسیات اور نظم و نسق عامہ کی کتابیں دی گئی تھیں۔ نظر ثانی و ویٹنگ کی مجوزہ ترمیمات و تصحیحات کی تکمیل کے بعد تمام بارہ کتابیں شائع کر دی گئی ہیں۔ ان میں معاشیات اور اُردو کی کتابیں مکمل طور پر ٹرانسلیشن ڈویژن میں دوبارہ کمپوز کروائی گئی ہیں۔ بی۔ایس۔سی سال دوم کے مضامین کی نصابی کتابیں سائنسی مضامین کے ماہرین کے حوالے کی گئی ہیں۔ تعلیمی سال ۲۰۰۱۔۲۰۰۰ء کے طلبہ کے لیے ان کتابوں کو تیار رکھنا ہے۔ ریاضی، طبعیات، کیمیا، نباتیات اور حیوانیات (بشمول لیب مینول) کی کتابوں پر نظر ثانی کا کام اطمینان بخش طریقے پر جاری ہے۔ بی۔کام سال دوم کے لیے اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی سے مستعار لی گئی کتابوں کے ترجمے کا کام منصوبہ بند طریقے سے جاری ہے اور نصابی مواد ترجمے کے

Scanned with CamScanner

لیے ماہرین کے حوالے کیا گیا ہے۔ "مبادی شماریات" کے ترجمے کا کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ یہ کتاب نظر ثانی کے لئے دی گئی ہے۔

کامرس کے نصابی مواد کے ترجمے کا سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ اصطلاحات کا ہے۔ تمام مترجمین کو بی۔ کام سال دوم کے نصابی مواد میں استعمال کی گئی انگریزی اصطلاحیں اور کلیدی الفاظ کی فہرستیں فراہم کی گئیں۔ ان فہرستوں کی نقلیں کامرس کے ان شعبوں سے متعلق ماہرین کو بھی بھیجی گئیں۔ مترجم اور ماہرین کی مجوزہ متبادل اردو اصطلاحوں پر کئی ایک روزہ میٹنگیں منعقد ہوئیں جن کی صدارت شعبہ معاشیات جامعہ عثمانیہ کے سابق ریڈر جناب صغیر احمد نے فرمائی۔ ان میٹنگوں میں متبادل اردو اصطلاحوں کو قطعیت دی گئی۔ طے شدہ اصطلاحات کی فہرستیں مترجمین کو بھیجی جا چکی ہیں تاکہ تراجم میں انہیں استعمال کیا جائے اور زبان و بیان میں یکسانیت رہے۔ بی کام سال دوم کی اصطلاحوں کو قطعیت دینے (انتخاب و نظر ثانی) کے لیے مضمون وار کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ ان کمیٹیوں میں اب تک ۱۹۹۲ اصطلاحات کو قطعیت دی گئی ہے جن میں کاروباری تنظیم کی ۲۳۸، حسابیات (Accountancy) کی ۱۸۴، شماریات کی ۱۶۲، معاشیات (اصول و نظریات) کی ۲۷۳ اور زر، بنک کاری اور مالیاتی اوارے کی ۱۱۳۵ اصطلاحات شامل ہیں۔ "مرکنٹائل لا" کی اصطلاحات کا کام جاری ہے۔

اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کے مرتبہ غذا اور تغذیہ سرٹیفکیٹ کورس کا نصابی مواد جسے ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر اوپن یونیورسٹی نے اردو میں منتقل کیا تھا، نظر ثانی اور تصحیحات کے بعد شائع کروالیا گیا ہے۔ تعلیمی سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء میں اس کورس میں داخلے دیے گئے ہیں۔ تعلیمی سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء سے اہلیت اُردو سرٹیفکیٹ کورس شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس کورس کے لئے ٹرانسلیشن ڈویژن اُردو سے ناواقف لوگوں کے لئے ایک کتاب انگریزی میں ترتیب دے رہا ہے۔ اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی سے مستعار لی گئی بنیادی کورس کی کتابیں جو اُردو یونیورسٹی میں تعلیمی سال ۲۰۰۲-۲۰۰۱ء میں نافذ ہوں گی ترجمے کے مراحل سے گذر رہی ہیں۔ سائنس اور ٹکنالوجی، ہیومانٹیز اینڈ سوشیل سائنسز اور انگریزی پر مشتمل یہ اٹھائیس کتابیں گیارہ ماہر مترجمین کے حوالے کی گئی ہیں۔

یونیورسٹی کے ریجنل سنٹر دہلی میں کمپیوٹنگ کے چھ ماہی سرٹیفکیٹ کورس اور ایک سالہ ڈپلوما ان مینجمنٹ کورس کے انگریزی مواد کا اُردو میں ترجمہ جاری ہے۔ کمپیوٹنگ میں کے ۸۲ میں سے ۳۲ یونٹس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ علی گڑھ میں کمپیوٹر ان آفس مینجمنٹ کورس کے نصابی مواد کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

سہ روزہ سمینار... ترجمہ، املا اور اصطلاحات ... مسائل اور عصری تقاضے

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام "ترجمہ، املا اور اصطلاحات۔ مسائل اور عصری تقاضے" کے موضوع پر اپنی نوعیت کے ایک منفرد کل ہند سطح کے سمینار کا ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ جنوری ۲۰۰۰ء کو کانفرنس ہال، اُردو یونیورسٹی میں انعقاد عمل میں آیا۔ سمینار کا افتتاحی اجلاس ۲۲ جنوری کو صبح ۱۰ بجے منعقد ہوا۔ اس کی صدارت وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری نے کی۔ مہمان خصوصی پروفیسر گوپی چند نارنگ نے افتتاحی خطبہ پیش کیا۔ وائس چانسلر نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ جنوری ۱۹۹۸ء میں مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔ گذشتہ دو برس کے دوران اُردو یونیورسٹی نے ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر اوپن یونیورسٹی اور اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کے تعاون سے فاصلاتی طرز پر بعض کورسوں کا آغاز کیا۔ تدریسی سرگرمیوں کے سلسلے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ جو کورس یونیورسٹی شروع کرنا چاہتی ہے اس کی کتابیں دستیاب نہیں ہیں۔ عثمانیہ یونیورسٹی میں تیس سال سے زائد عرصہ تک ذریعہ تعلیم اُردو رہا۔ ہندوستان میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی کوشش تھی جس کے تحت ایک ہندوستانی زبان میں اعلیٰ سطح کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ عثمانیہ یونیورسٹی کی کامیابی کا راز دار الترجمہ کا قیام ہے جہاں مختلف کورسوں کی کتابوں کے ترجمے اور تالیف کا کام ہو تا رہا۔ گذشتہ پچاس برسوں کے دوران اُردو میڈیم انحطاط پذیر رہا۔ ان حالات میں اُردو یونیورسٹی قائم ہوئی۔ یونیورسٹی کے قیام کے بعد تدریسی مواد کی تیاری کے دوران ترجمہ، املا اور اصطلاحات سے متعلق گوناگوں مسائل سامنے آتے رہے جن سے نمٹنے کے لئے یونیورسٹی کو ایک راہ کا تعین کرنا ضروری ہو گیا۔ اس سمینار کا مقصد ترجمہ و اصطلاحات اور املا سے متعلق مسائل کے سلسلہ میں ایک لائحہ عمل تیار کرنا ہے۔ اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی نے یہ سہولت دی ہے کہ اس کے کسی بھی کورس کو ہم اپنے یہاں رائج کر سکتے ہیں لیکن دشواری یہ ہے کہ اچھے مترجم نہیں ملتے حالانکہ یونیورسٹی کی کوشش ہے کہ عصری علوم اور روزگار پر مبنی کورسوں کا آغاز کیا جائے جن کے لئے کتابوں کا ترجمہ ناگزیر ہے۔ ترجمے کے ضمن میں بعض مسائل غور طلب ہیں مثلاً ماضی کی اصطلاحات سے کس حد تک استفادہ کیا جا سکتا ہے؟ انگریزی کے عام استعمال کے الفاظ برقرار رکھے جائیں یا نہیں۔ اگر نئی اصطلاح وضع کرنا ناگزیر ہو تو اس کے لئے کیا پالیسی اختیار کی جائے۔ وائس چانسلر نے مزید کہا کہ یونیورسٹی کی مطبوعات میں زبان اور املا کی یکسانیت کے لیے بھی کسی فیصلے پر پہنچنا ضروری ہے کیونکہ اس کے طلبہ ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُردو یونیورسٹی کا دائرہ کار فی الوقت ملک گیر سطح پر ہے آئندہ یہ عالم گیر بھی ہو سکتا ہے۔

وائس چانسلر اور رجسٹرار کی سرپرستی میں ٹرانسلیشن ڈویژن کے زیر اہتمام منعقدہ اس سہ روزہ قومی سمینار کے آخری اجلاس کی صدارت رجسٹرار پروفیسر محمد سلیمان صدیقی نے کی۔ تین روزہ مباحث کی روشنی میں کو آرڈینیٹر ٹرانسلیشن ڈویژن ڈاکٹر مصطفیٰ کمال نے مندوبین کے اجلاس میں قراردادیں اور سفارشات پیش کیں جو بحث و مباحثہ، غور و خوض اور بعض حذف و اضافہ کے بعد منظور کی گئیں۔ ان قراردادوں اور سفارشات کی چونکہ ایک دستاویزی حیثیت ہے اس لئے اسے یہاں من و عن پیش کیا جا رہا ہے:

I- ترجمہ، املا اور اصطلاحات کے موضوع پر منعقدہ سہ روزہ سمینار یہ محسوس کرتا ہے کہ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے تعلیمی پروگراموں کو روبہ عمل لانے کے لئے تصنیف، تالیف اور ترجمے کے ذریعے نصابی کتابوں کی بہت بڑے پیمانے پر تیاری ضروری ہے۔ سمینار کے شرکا نے علمی کتابوں کی اشاعت کے اس وسیع منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے اُردو کے علمی ورثہ اور سرمایہ کا عصری تقاضوں کی روشنی میں جائزہ لیا۔ جامعہ عثمانیہ کے معتبر باشان علمی کارناموں کے بعد اُردو میں قومی کونسل برائے فروغ اُردو نے متعدد علمی کتابیں اور بعض مضامین کی اصطلاحوں کی فرہنگیں شائع کرنے کا اہم کام انجام دیا۔

اس علمی سرمائے سے اُردو یونیورسٹی مدد تو لے سکتی ہے لیکن اس سے موجودہ درسی ضروریات کی تکمیل نہیں ہوتی۔ جامعہ کی سطح پر اُردو کے ذریعے تعلیم کو عام کرنے اور نئے نئے کورسوں کو روشناس کرنے کے لیے یہ عجلت ممکنہ اپنے طور پر اور قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان کے تعاون سے نصابی کتابیں تیار اور شائع کرتی ہوں گی۔ طبع زاد تحریروں کے مقابلے میں یہ کام زیادہ تر تراجم پر مشتمل ہو گا۔ اُردو میں اکثر علمی اصطلاحوں کی متبادل اصطلاحیں نہ ہونے کی وجہ سے ترجمے کا کام بڑے پیمانہ پر جاری رکھنے میں سخت دشواریاں در پیش ہیں۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ ماہرین کی مدد سے دستیاب اُردو اصطلاحوں پر نظر ثانی کی جائے اور آج کی ضرورتوں کی تکمیل کرنے والی آسان اصطلاحیں چن لی جائیں۔ فارسی، عربی اور ہندی سے ایسی اصطلاحات اخذ کی جائیں جو اُردو کے مزاج سے مطابقت رکھتی ہوں۔ مترجمین اپنے طور پر اصطلاحات سازی سے گریز کریں۔ عام فہم، رائج انگریزی اصطلاحیں اُردو میں برقرار رکھی جائیں۔ نئے علوم کی مقبول اور قابل قبول اصطلاح موجود نہ ہونے کی صورت میں انگریزی اصطلاح بجنسہٖ استعمال کر لی جائے

☆ عصری تقاضوں کے پیش نظر اصطلاحات پر نظر ثانی کے لیے قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان کے تعاون سے مختلف مضامین کی رابطہ کمیٹیاں تشکیل دی جائیں۔

☆ اسکول اور جامعہ کی سطح پر مروجہ اصطلاحوں میں تسلسل اور یکسانیت کا لحاظ رکھا جائے۔

☆ انٹرنیٹ اور ویب سائٹ پر اصطلاحات کے ترجموں کی فراہمی کا اہتمام کیا جانا چاہیے تاکہ ساری اُردو دنیا سے اصطلاحیں حاصل کی جاسکیں۔

II- اُردو یونیورسٹی اپنی تمام مطبوعات میں املا کی صحت اور یکسانیت کو برقرار رکھنے کے لئے رواج اور چلن کے علاوہ کمپیوٹر کاری (Computerisation) کی ضروریات سے ہم آہنگی اور توازن قائم رکھتے ہوئے قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان (ترقی اُردو بورڈ) کی املا کمیٹی (نظر ثانی کمیٹی) کی سفارشات سے استفادہ کرے۔

III- یہ سمینار درسی کتابوں کے تراجم کے تمام مسائل کا جائزہ لینے کے بعد حسب ذیل سفارشات پیش کرتا ہے:

1- زبان و بیان کے سلسلہ میں جہاں تک ممکن ہو مشکل الفاظ سے احتراز کیا جائے۔ مرکب طویل جملوں سے گریز کریں۔ چھوٹے چھوٹے جملے سہل، سادہ اور سلیس زبان میں لکھے جائیں۔ ایسی زبان استعمال کریں جو ملک کے ہر حصے، علاقے اور صوبے کے طالب علموں کے لیے قابل قبول ہو۔

2- ترجمہ لفظی نہ ہو بلکہ مفہوم واضح کیا جائے۔

3- مواد کی صحت اور پیش کش پر نظر رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ادبی ناظر اور فنی ناظر ان ترجموں کی اشاعت سے قبل تنقیدی جائزہ لے۔

4- مترجمین کو ترجمہ کے کام کی طرف راغب کرنے کے لیے معقول مشاہرے ادا کیے جائیں۔

5- قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان کی جانب سے مترجمین کے لیے ٹریننگ ورکشاپ کا اہتمام کیا جائے۔

IV- سمینار نے سائنس فیکلٹی میٹنگ میں طے کردہ حسب ذیل سفارشات سے اتفاق کیا۔

1- اصطلاحوں کے کام کے جائزے کے لیے مختلف سائنسی علوم کے ماہرین پر مشتمل حسب ذیل تین کمیٹیاں تشکیل دی جائیں:

a- طبعی سائنس کمیٹی Committee for Physical Sciences

b- لائف سائنس کمیٹی Committee for Life Sciences

c- اطلاقی سائنس کمیٹی Committee for Applied Sciences

[اس کمیٹی میں ریاضی، انجینئرنگ، ٹکنالوجی اور کمپیوٹرس شامل ہوں گے]

یہ کمیٹیاں اساسی اور مشترک اصطلاحوں کی فہرست سازی کے علاوہ متعلقہ علوم کی اصطلاحوں پر رابطہ کمیٹی کے تعاون سے نظر ثانی کر کے ان کی فہرست بھی تیار کریں گی۔

2- ترجمے کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے معیاری اصطلاحوں کی فہرست سازی کے علاوہ درج ذیل مشترکہ رہنمایانہ خطوط کی پابندی ضروری ہو گی

a- اساسی مشترکہ اصطلاحوں اور مشینوں و آلات کے ناموں کو جوں کا توں استعمال کیا جائے۔

b- مخفف الفاظ Abbreviations من و عن اختیار کر لیے جائیں اور اُردو میں ان مخففات کی تشریح بھی کی جائے۔

سمینار کے شرکاء میں پروفیسر افضل محمد وائس چانسلر ڈاکٹر بی آر امبیڈکر یونیورسٹی، پروفیسر جعفر نظام سابق وائس چانسلر کاکتیہ یونیورسٹی، پروفیسر گوپی چند نارنگ وائس چیئرمین ساہتیہ اکیڈمی، ڈاکٹر حمید اللہ بھٹ ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، پروفیسر محمد اقبال جامعہ ہمدرد اور ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی وغیرہ شامل تھے۔

یوجی سی چیئر مین ڈاکٹر ہری گوتم کا دورۂ یونیورسٹی

۱۲ راگست ۱۹۹۹ء کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر ہری گوتم نے مولانا آزاد یونیورسٹی کا دورہ کیا اور وائس چانسلر سے یونیورسٹی کے مختلف پہلوؤں پر بات چیت کی۔ انہوں نے اظہار مسرت کیا کہ صرف چھ ماہ کے دوران یہاں پہلے کورس کی شروعات کر دی گئی اور پہلے ہی بیچ میں ڈھائی ہزار طلبہ نے داخلے حاصل کر لئے۔ پروفیسر جیراجپوری نے چیئرمین یو جی سی کو یونیورسٹی کو درپیش مالی دشواریوں، کیمپس میں تعمیراتی کاموں کے آغاز، نصابی کتابوں کی تیاری میں ترجمے کے مسائل اور ابتداء سے لے کر اب تک کے تمام مراحل کی تفصیلی روداد سنائی۔ ڈاکٹر ہری گوتم نے وائس چانسلر کو یقین دلایا کہ وہ یونیورسٹی کی مشکلات دور کرنے اور زیادہ سے زیادہ مالی امداد فراہم کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ یہ بات چیت وائس چانسلر لاج پر ہوئی جس میں یونیورسٹی رجسٹرار پروفیسر محمد سلیمان صدیقی بھی شریک تھے۔

Scanned with CamScanner

حکومت ہند نے جب یہ یونیورسٹی قائم کی اُس وقت بانی وائس چانسلر کو صرف ایکٹ کی ایک کاپی فراہم کی گئی جس کی بنیاد پر یونیورسٹی کی شروعات کرنی تھی۔ ایکٹ کی روشنی میں یونیورسٹی کے خد وخال اور لائحہ عمل تیار کرنے کیلئے اب تک پانچ سمپوزیم منعقد کئے گئے جن کا مقصد صاحب الرائے' دانشور، علم دوست اور ماہر تعلیم حضرات سے رائے طلب کرنا رہا ہے۔ یہ سمپوزیم پٹنہ' بنگلور اور حیدر آباد میں منعقد کئے گئے۔ حیدر آباد ہی میں ایک سمپوزیم صرف خواتین کے لئے منعقد کیا گیا جس میں تعلیم نسواں کے حوالے سے بہت تفصیلی بات چیت ہوئی۔ اس سمپوزیم میں اُس وقت کی یو جی سی کی چیر پرسن پروفیسر آرمتی ایس ویسائی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی تھی۔ مہاراشٹر اور اس کے اطراف میں چونکہ اُردو جاننے اور پڑھنے والوں کی اچھی آبادی ہے اور اب تک جو داخلے ہوئے ہیں اُن میں مہاراشٹر کے طلبہ کی خاطر خواہ تعداد موجود ہے۔ لہٰذا مولانا آزاد یونیورسٹی نے خود ممبئی میں سمپوزیم کا فیصلہ کیا جس میں ممبئی کے علاوہ بھیونڈی' تھانے' احمد نگر' اورنگ آباد' پونے' مالیگاؤں' بیڑ' رائے گڑھ اور ناسک وغیرہ سے بھی لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ دراصل یونیورسٹی کے سامنے ابھی بے شمار سوالات ہیں جن کا جواب تلاش کرنے کے لئے یونیورسٹی اُن لوگوں سے براہِ راست رابطہ قائم کر رہی ہے جنہیں اِس یونیورسٹی سے استفادہ کرنا ہے اور جو بذاتِ خود یونیورسٹی کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ سوالات کچھ اس طرح کے ہیں کہ یونیورسٹی کی کسی مخصوص علاقے سے کس طرح وابستگی ممکن ہے؟ کیا صورت نکالی جائے کہ اس علاقے سے زیادہ سے زیادہ طلبہ فاصلاتی تعلیم کے تحت داخلہ لے سکیں؟ اس مخصوص علاقے اور اس کے اطراف واقع اُردو علاقوں میں کام کی کیا نوعیت ہو گی؟ ان علاقوں کی نشاندہی کیسے کی جائے؟ اُن علاقوں میں کون لوگ اور ادارے یونیورسٹی کے ساتھ تعاون کریں گے؟ یونیورسٹی جن خطوط پر کام کر رہی ہے کیا وہ درست ہیں یا اُس میں ترمیم یا تبدیلی کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے؟ یونیورسٹی کے مسائل یعنی فنڈ کی قلت اور ترجمے کی دشواری پر کیسے قابو پایا جائے؟ کیا ترجمہ نگاروں کا کوئی گروپ اس علاقے میں تیار کیا جا سکتا ہے؟ بے شمار سوالات میں سے یہ چند سوالات ہیں جن کے حوالے سے دیگر جگہوں کی طرح ممبئی میں بھی دو اجلاس پر مشتمل ایک روزہ سمپوزیم منعقد کیا گیا جس کا موضوع "مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی: موجودہ سرگرمیاں اور آئندہ کی منصوبہ بندی" تھا۔ ۲۷ نومبر ۱۹۹۹ء کو اکبر پیر بھائی ہال' انجمن اسلام کمپلکس' دادا جی نوروجی روڈ' ممبئی میں منعقد اس سمپوزیم میں سابق مرکزی وزیر عبد الرحمٰن انتولے' سابق ممبر پارلیمنٹ ڈاکٹر رفیق زکریا' روزنامہ انقلاب کے اڈیٹر جناب ہارون رشید اور حاجی غلام محمد اعظم ایجوکیشن ٹرسٹ' پونے کے ٹرسٹی جناب پی اے انعامدار نے مہمانان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی جبکہ انجمن اسلام کے صدر جناب اسحٰق جمخانہ والا نے صدارت کی۔ وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری نے کافی تفصیل سے یونیورسٹی کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے سمپوزیم کا آغاز کیا اور حاضرین جلسہ سے اپنی رائے پیش کرنے کی درخواست کی۔ انہوں نے تقریباً دو سال کی کارکردگی پر روشنی ڈالی اور کہا کہ فنڈ کی قلت کے باوجود بڑے حسن وخوبی سے متعدد شعبوں کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ اُنھوں نے دستاویز کے ذریعے صدر مقام' اسٹڈی اور ریجنل سنٹروں کی تفصیلات بیان کیں۔ وائس چانسلر نے بلند حوصلے کے ساتھ کہا کہ وہ اس یونیورسٹی کو ایک مثالی یونیورسٹی بنانا چاہتے ہیں جو آنے والی صدی اور ہزار سالہ کے تقاضوں کے مطابق ہو۔ سمپوزیم میں ممبئی اور اس کے اطراف سے قریب ۸۰ مندوبین نے شرکت کی جن میں سے کافی لوگوں نے اظہار خیال کیا اور تجاویز پیش کیں۔ شرکاء نے عام طور پر یونیورسٹی کی اب تک کی کارکردگی کی ستائش کی اور اس کے مستقبل سے بھی اچھی امیدیں وابستہ کیں۔ ممبئی میں جلسے کے انتظامات انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا کی سرپرستی اور نگرانی میں پبلک ریلیشنز افسر (انچارج) ڈاکٹر محمد ظفر الدین نے کیے۔

یومِ آزاد اور یومِ تاسیس تقریبات

یونیورسٹی نے اپنے قیام کے سالِ اول سے ہی یومِ آزاد اور یومِ تاسیس تقریبات کے انعقاد کی بنا ڈالی ہے۔ یومِ آزاد مولانا ابوالکلام آزاد کے یومِ پیدائش کے موقع پر ۱۱ر نومبر کو منایا جاتا ہے جبکہ یومِ تاسیس تقریب خود یونیورسٹی کے قیام کی تاریخ یعنی ۹ر جنوری کو منعقد کی جاتی ہے۔ اس روایت کے عین مطابق اس بار بھی ۱۱ر نومبر ۱۹۹۹ء (جمعرات) کو جلسہ یومِ آزاد کا اہتمام کیا گیا۔ یہ جلسہ لائبریری ہال' نظام کالج' بشیر باغ' حیدر آباد میں منعقد ہوا جس میں معروف سائنس داں' فاتح انٹارکٹیکا اور پدم بھوشن ڈاکٹر سید ظہور قاسم نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری نے کی جبکہ عثمانیہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈی سی ریڈی نے مہمان اعزازی کی حیثیت سے جلسے کو خطاب کیا۔

ڈاکٹر سید ظہور قاسم جلسہ یوم آزاد سے خطاب کرتے ہوئے

تقریب یومِ تاسیس کا اہتمام بھی لائبریری ہال' نظام کالج' بشیر باغ میں ہی کیا گیا۔ واضح رہے کہ ۹ر جنوری یونیورسٹی کا یومِ تاسیس ہے اور ہر برس اِسی دن تقریب کا انعقاد کیا جاتا ہے لیکن اس بار اُس تاریخ کو عید الفطر کے امکان کے سبب یومِ تاسیس تقریب ملتوی کر دی گئی تھی جس کا انعقاد ۳۱ر جنوری' پیر کو کیا گیا۔ صدارت سری وینکٹیشورا یونیورسٹی' ترو پتی کے سابق وائس چانسلر پروفیسر رلاپلی راما مورتھی نے کی۔ پروفیسر رلاپلی راما مورتھی کا شمار ملک کے ممتاز ماہرین حیاتیات میں ہوتا ہے۔ یونیورسٹی کی مجلس عاملہ کے رکن اور ممتاز اردو ہندی ادیب پروفیسر جعفر رضا نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے جلسے میں شرکت کی اور اظہار خیال کیا۔ وائس چانسلر نے تقریب کا آغاز کرتے ہوئے ابتدائی کلمات پیش کئے جبکہ رجسٹرار پروفیسر محمد سلیمان صدیقی نے یونیورسٹی کی کارکردگی' پیش رفت اور آئندہ کی منصوبہ بندی کے حوالے سے تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ وائس چانسلر ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اوپن یونیورسٹی پروفیسر افضل محمد اور روزنامہ انقلاب' ممبئی کے اڈیٹر اور ممتاز صحافی جناب ہارون رشید صاحبان نے بھی اس جلسے میں شرکت کے لئے رضامندی ظاہر کی تھی تاہم الگ الگ مجبوریوں کے سبب یہ حضرات شریکِ جلسہ نہ ہو سکے۔ افسوس کہ ہارون رشید صاحب جس علالت کی وجہ سے یونیورسٹی کے جلسے میں شریک نہیں ہو پائے تھے وہی علالت اُن کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی اور اُنہوں نے ۴ فروری کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان

قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان' نئی دہلی نے یونیورسٹی لائبریری کے بالکل ابتدائی دور میں اپنی 92 مطبوعات کی دو دو کاپیاں مفت فراہم کی تھیں۔ یہ کتابیں مختلف موضوعات سے تعلق رکھتی ہیں اور شروع ہی میں لائبریری میں بیک وقت اُردو کتابوں کے اتنے بڑے ذخیرے سے کافی استحکام پہنچا۔ قومی کونسل کی مطبوعات اب بھی گاہے گاہے حاصل کی جا رہی ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان اور خاص طور پر اس کے ڈائرکٹر ڈاکٹر حمید اللہ بھٹ کی شکر گزار ہے کہ اُنہوں نے لائبریری کے ذخیرۂ کتب میں بیش بہا اضافہ کیا۔ یقیناً ان کتابوں سے طلبہ و اساتذہ بھرپور استفادہ کریں گے۔

وائس چانسلر کو اعزازات

○ دسمبر ۱۹۹۹ء میں وزارت ماحولیات و جنگلات' حکومت ہند نے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور معروف سائنسداں پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری کو پہلے جانکی امل نیشنل ایوارڈ برائے ٹکسانومی اور حیاتیاتی اقسام کے لئے منتخب کیا۔ حکومت ہند نے پچاس ہزار روپے پر مشتمل یہ ایوارڈ اسی برس قائم کیا ہے۔ یونیورسٹی افسران و اسٹاف نے وائس چانسلر کے اس اعزاز کو یونیورسٹی کے لئے باعث فخر و انبساط قرار دیتے ہوئے ایک تہنیتی تقریب کا اہتمام کیا۔

○ مارچ ۲۰۰۰ء میں وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری کو تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کا فیلو منتخب کیا گیا ہے۔ کسی بھی سائنسداں کے لئے اس فیلوشپ کا اعزاز دنیا بھر میں سائنس اور اس کی ترقی کیلئے کی گئی خدمات کا واضح اور عالمی سطح پر اعتراف ہوتا ہے۔ ہندستان میں صرف چند ہی سائنسداں اس اکیڈمی کے فیلو ہیں۔ پروفیسر جیراجپوری اس سے پہلے ہندستان کی چار اہم اکیڈمیوں انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی' نئی دہلی' انڈین اکیڈمی آف سائنسز' بنگلور' نیشنل اکیڈمی آف سائنسز انڈیا' الہ آباد' نیشنل اکیڈمی آف ایگریکلچرل سائنسز' نئی دہلی کے پہلے ہی فیلو منتخب کئے جا چکے ہیں۔

ڈسٹنس ایجوکیشن کونسل' اگنو اُردو یونیورسٹی کو پچاس لاکھ روپے

ڈسٹنس ایجوکیشن کونسل' اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی نے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے فاصلاتی تعلیم کے لئے پچاس لاکھ روپے کی خطیر رقم ڈیولپمنٹ گرانٹ برائے سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء منظور کی ہے۔ یہ رقم کورس میٹریل کی تیاری' ترجمے' طباعت اور جدید ٹکنالوجی کو اختیار کرنے کے لئے ہے۔ یہ گرانٹ طلبہ اور اسٹاف ڈیولپمنٹ کا بھی احاطہ کرتی ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی اس تعاون کے لئے ڈسٹنس ایجوکیشن کونسل کے چیئرمین (وائس چانسلر' اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی' نئی دہلی) پروفیسر عبد الوحید خاں' پرو وائس چانسلر وی ایس پرساد اور دیگر متعلقہ لوگوں کی مشکور ہے۔ مولانا آزاد یونیورسٹی چونکہ فی الحال صرف فاصلاتی نظام کے تحت کورسز چلا رہی ہے اور مرکزی حکومت سے حاصل ہونے والی رقم کا بڑا حصہ تعمیراتی کاموں پر صرف ہو رہا ہے لہٰذا ایسے موقع پر یہ مالی تعاون یونیورسٹی کی بنیادوں کو مضبوط کرنے میں کارگر رول ادا کرے گی۔

Scanned with CamScanner

فینانس کمیٹی

جناب بی۔ نارائنا

وزارت فروغ انسانی وسائل نے ماہ جون ۱۹۹۹ء میں سات رکنی فینانس کمیٹی کی تشکیل دی۔ فینانس کمیٹی کی پہلی میٹنگ ۲۷ / جنوری ۲۰۰۰ء کو ہوئی۔ وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری کمیٹی کے چیئرمین ہیں جبکہ یونیورسٹی کے فینانس آفیسر جناب بی نارائنا (جن کی تقرری یونیورسٹی کے وزیٹر صدر جمہوریہ ہند جناب کے آر نرائنن نے کی۔ انہوں نے ۲۱/ جنوری کو اپنے عہدے کا چارج لیا) سکریٹری ہیں۔ دیگر اراکین میں جناب او پی تگم' فینانشیل ایڈوائزر یو جی سی' جناب بنجے نرائن' فینانشیل ایڈوائزر' وزارت فروغ انسانی وسائل' جناب چمپک چٹرجی' جوائنٹ سکریٹری' وزارت فروغ انسانی وسائل' پروفیسر گوپی چند نارنگ' وائس چیرمین ساہتیہ اکیڈمی' نئی دہلی' جناب سید حامد' چانسلر جامعہ ہمدرد' نئی دہلی اور پروفیسر شاہ منظور عالم' سابق وائس چانسلر کشمیر یونیورسٹی شامل ہیں۔

رُکنیت

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کو اب تک ایسوسی ایشن آف انڈین یونیورسٹیز' نئی دہلی' ایشین اسوسی ایشن آف اوپن یونیورسٹیز' ہانگ کانگ اور ایسوسی ایشن آف کامن ویلتھ یونیورسٹیز' برطانیہ کی رُکنیت حاصل تھی۔ جنوری 2000 میں اسے انڈیا انٹرنیشنل سینٹر کی Corporate Membership حاصل ہوگئی ہے۔ اسوسی ایشن آف انڈین یونیورسٹیز کے تحت 11-10/ ستمبر 1999 کو پانڈیچری یونیورسٹی' پانڈیچری میں منعقد ساؤتھ زون کے وائس چانسلروں کی کانفرنس میں وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری نے شرکت کی۔ 10-8 / دسمبر 1999 کو منگلور یونیورسٹی' منگلور میں منعقدہ اسوسی ایشن آف انڈین یونیورسٹیز کے 74 ویں سالانہ جلسے میں وائس چانسلر نے مولانا آزاد یونیورسٹی کی نمائندگی کی۔ وہ یونیورسٹی مینجمنٹ سسٹم پر منعقد ایک قومی سمینار میں بھی شریک ہوئے۔ وزارت فروغ انسانی وسائل نے آٹھویں شیڈولڈ میں شامل ہندستان کی مختلف زبانوں کی ترقی سے متعلق ایک اعلا سطحی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ ہمارے وائس چانسلر اس کے ایک رکن ہیں۔ اس کمیٹی کی پہلی میٹنگ متعلقہ مرکزی وزیر جناب مرلی منوہر جوشی کی صدارت میں ۱۷/ فروری ۲۰۰۰ء کو نئی دہلی میں منعقد ہوئی جس میں اُنہوں نے شرکت کی۔

معزز مہمانان

- ۶/ اگست ۱۹۹۹ء کو جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کی فروغ اُردو سے متعلق کمیٹی کے ایک وفد نے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا دورہ کیا۔ اراکین کمیٹی نے یہاں یونیورسٹی کانفرنس ہال میں منعقد ایک خصوصی میٹنگ کے دوران تفصیلات جاننے کے بعد یونیورسٹی کی کارکردگی سے اطمینان کا اظہار کیا۔ میٹنگ کی صدارت رجسٹرار پروفیسر محمد سلیمان صدیقی نے کی جبکہ یونیورسٹی کے تمام افسران نے شرکت کی اور سوال وجواب میں حصہ لیا۔ یہ کمیٹی حکومت جموں کشمیر کی طرف سے اُردو یونیورسٹی کی کارکردگی' طریقہ کار' پیش رفت اور اس کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے یہاں بھیجی گئی تھی جس میں ممبر اسمبلی مسٹر صادق علی' ممبر اسمبلی مسٹر شیخ عبدالرحمٰن اور ڈپٹی سکریٹری قانون ساز اسمبلی' جموں وکشمیر جناب ایم وائی شاہ شامل تھے۔ حیدرآباد آنے سے پیشتر کمیٹی کے اراکین نے نئی دہلی میں یونیورسٹی کے چانسلر جناب اندر کمار گجرال سے بھی ملاقات کی تھی۔ کمیٹی کے اراکین نے اس نئے تعلیمی ادارے کے بارے میں بے شمار سوالات کئے اور جوابات کے دوران اپنے مشوروں سے بھی نوازا۔ کمیٹی نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ اس یونیورسٹی کی روشنی سے ابھی خطہ' جموں وکشمیر منور نہیں ہو پایا ہے۔ مسٹر صادق اور مسٹر شیخ عبدالرحمٰن نے وعدہ کیا کہ وہ لوگ اپنے علاقے میں جاکر سرکاری سطح پر عوام تک اس یونیورسٹی کے وجود اور نوعیت کا پیغام پہنچائیں گے اور بہت جلد ایسے حالات پیدا کریں گے کہ اُس خطے میں یونیورسٹی کا نہ صرف اسٹڈی سنٹر بلکہ ایک مستحکم ریجنل سنٹر کھل سکے۔ اس سلسلے میں زمین' عمارت یا انتظامی سطح پر کسی بھی تعاون کے لئے وہ حالات موافق بنائیں گے۔ البتہ کمیٹی نے پراسپکٹس اور نصابی کتب وغیرہ میں ایسی زبان استعمال کرنے کی ترغیب دی جو عام فہم ہو اور قومی سطح پر ہر جگہ قابل قبول ہو۔
- ۲۰/ اگست ۱۹۹۹ء کو یونیسکو میں تعلیمی نظام کی ترقی اور تشکیل نو سے متعلق ڈویژن کے ڈائرکٹر جناب میر اصغر حسین نے وائس چانسلر سے ملاقات کی۔ جناب میر اصغر حسین کو تعلیمی نظام سے متعلق عالمی سطح کا تجربہ اور وسیع معلومات ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا آزاد یونیورسٹی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں میں تعلیم اور دیگر امور میں بالکل صحیح خطوط پر کام کر رہی ہے۔
- یکم مارچ ۲۰۰۰ء کو اُردو کے ممتاز محقق جناب رشید حسن خان نے یونیورسٹی کی کانفرنس ہال میں "زبان کی معیار بندی" پر لکچر پیش کیا۔ جلسے کی صدارت وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری نے کی۔ جناب رشید حسن خان نے کہا کہ زبان کی معیار بندی کا عمل 1947ء سے قبل مکمل ہو چکا تھا۔ زبان پر تغیرات ہمیشہ اپنا اثر ڈالتے رہتے ہیں اور ہمیشہ ہمیں ان تغیرات کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اُردو زبان میں جملے کی بناوٹ' عبارت کی ترتیب' لفظ کا محل استعمال' تلفظ اور اس کا مفہوم بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ لکھنؤ اور دہلی کی زبان میں نظریاتی اختلاف 1860ء سے ختم ہو چکا تھا۔ زبان متحرک چیز ہے اور ہر متحرک چیز آگے بڑھتی رہتی ہے۔ قبل ازیں رجسٹرار مولانا آزاد یونیورسٹی پروفیسر محمد سلیمان صدیقی نے جناب رشید حسن خان کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ جلسے میں اُردو یونیورسٹی کے بیشتر عملے اور دوسری یونیورسٹیوں کے اساتذہ و اسکالروں نے شرکت کی۔

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

ٹولی چوکی' حیدرآباد 008 500 (اے۔پی)

ریجنل سنٹرس:

1۔ دھلی ریجنل سنٹر: D-277' نبی مارکٹ اپارٹمنٹس' اوکھلا گاؤں' جامعہ نگر' نئی دہلی 025 110' فون۔ 011-6838260
2۔ پٹنه ریجنل سنٹر: فلیٹ نفیس حیدر' علی نگر' انیس آباد' پٹنہ 002 800 (بہار) فون۔ 0612-253909
3۔ بنگلو ریجنل سنٹر: الامین آرٹس سائنس اینڈ کامرس کالج' ہسور روڈ' قریب لال باغ گیٹ' بنگلور- 027 560 (کرناٹک) فون۔ 080-2228329

اسٹڈی سنٹرس:

1۔ گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول' سیکنڈ لانسر' گولکنڈہ' حیدرآباد 008 500 'فون سنٹر۔ 040-3517271 دفتر کوآرڈینٹر۔ 3210316 رہائش۔ 3520308
2۔ پی جی کالج' سردار پٹیل روڈ' سکندرآباد' 003 500 'فون۔ 040-7842169 رہائش کوآرڈینٹر۔ 4574727
3۔ پرنس شاہکار کالج' پرانی حویلی' حیدرآباد 002 500' فون۔ 040-4524306 رہائش کوآرڈینٹر۔ 3536563
4۔ ممتاز کالج' ملک پیٹ' حیدرآباد 036 500' فون۔ 040-4069155 رہائش کوآرڈینٹر۔ 3340583
5۔ آرٹس اینڈ سائنس کالج' صوبیداری' ہنماکنڈہ' ورنگل 010 506 'فون۔ 08712-77229 رہائش کوآرڈینٹر۔ 73200
6۔ گولڈن جوبلی ہائی اسکول' قلعہ روڈ' نظام آباد 001 503 'فون۔ 08462-20673 دفتر کوآرڈینٹر 20152 رہائش کوآرڈینٹر۔ 23296
7۔ المدینہ کالج آف ایجوکیشن' سلام نگر' محبوب نگر 001 509 'فون۔ 08542-42796 رہائش کوآرڈینٹر۔ 47712, 44031
8۔ عثمانیہ کالج' کرنول 001 518 'فون۔ 08518-40005 رہائش کوآرڈینٹر۔ 45511
9۔ عثمانیہ ڈگری کالج' رامیشورم' پرودا تور 360 516 'فون۔ 08564-52528 رہائش کوآرڈینٹر۔ 55695
10۔ آندھرا مسلم کالج' پتور روڈ' گنٹور 003 522 'فون۔ 0863-223684 رہائش کوآرڈینٹر۔ 0866-579267
11۔ شاہین اردو ہائی اسکول' شاہین ایجوکیشنل سنٹر' گاواں چوک' بیدر 401 581 'فون۔ 08482-27149
12۔ بی بی رضا ڈگری کالج فار ویمن' روضہ ء بزرگ' گلبرگہ 104 585 'فون۔ 08472-22113 دفتر کوآرڈینٹر۔ 21257
13۔ انجمن ٹیچرس ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ' گھنٹ کری' ہبلی 020 580 'فون۔ 0836-367749 رہائش کوآرڈینٹر۔ 367893
14۔ انجمن اسلام کالج' 92 ڈی این روڈ' جتراپتی شیواجی ٹرمنس' ممبئی 001 400' فون۔ 381535, 022-381668 رہائش کوآرڈینٹر۔ 3778279
15۔ مدرسۃ العلوم ہائیر سکنڈری اسکول' جگجیون رام روڈ' ناندیڑ 604 431' فون۔ 02462-41621
16۔ مولانا آزاد کالج' روضہ باغ' پوسٹ بکس 27 اورنگ آباد 001 431 فون۔ 0240-381102 رہائش کوآرڈینٹر۔ 342223
17۔ شفیق میموریل اسکول' باڑہ ہندو راؤ' دہلی 006 110' فون۔ 011-7778222
18۔ مسلم انسٹی ٹیوٹ' ۲۱۔اے' حاجی محمد محسن اسکوئیر' کلکتہ 016 700' فون۔ 033-2444876' رہائش کوآرڈینٹر۔ 2261714
19۔ شبلی نیشنل کالج' اعظم گڑھ سٹی' اعظم گڑھ 001 276' فون۔ 05462-23228
20۔ مراٹھواڑہ انسٹی ٹیوٹ آف اسٹڈی اینڈ ریسرچ' ڈاکٹر اقبال نگر' پربھنی 401 431' فون۔ 23697, 21202' فیکس۔ 02452-23166
21۔ الامین سکنڈری اینڈ ہائیر سکنڈری اسکول' اُدگیر' لاتور 517 413 (مہاراشٹرا) فون۔ 02385-56182' رہائش کوآرڈینٹر۔ 55061
22۔ اسلامیہ کالج' ویلور ڈسٹرکٹ' ونیم باڑی 635752 (تمل ناڈو) فون۔ 04174-25436,25206' رہائش کوآرڈینٹر۔ 32876
23۔ مولانا ابوالکلام آزاد مسلم ہائیر سکنڈری اسکول' جودھپور (راجستھان) فون۔ 0291-750408' رہائش کوآرڈینٹر۔ 750408
24۔ شمسی گرلز ہائیر سکنڈری اسکول' دو مہلا روڈ' رامپور 901 244 (یو۔پی) فون۔ 0595-24616,340472' رہائش کوآرڈینٹر۔ 324858
25۔ اے۔ آئی۔ ٹی انٹر کالج' جگن پور' فیض آباد 188 224
26۔ بشرہ اسلامیہ اسکول' بہادر یار جنگ روڈ' منیم چیکا' نلگنڈہ 001 508' فون۔ 08685-32561' رہائش کوآرڈینٹر۔ 32561
27۔ اُردو تعلیمی مجلس اسکول' احسن منزل' عیدگاہ روڈ' بلاسپور 001 495 (مدھیہ پردیش) فون۔ 07752-22404' رہائش کوآرڈینٹر۔ 22483
28۔ المحمود کمپوزٹ آرٹس اینڈ سائنس کالج' رام منوہر لوہیا نگر' شموگہ 202 577 (کرناٹک) فون۔ 08182-22400' رہائش کوآرڈینٹر۔ 78600
29۔ صمدیہ ہائی اسکول' 349' صمد نگر۔ کنیری' بھیونڈی 302 921' فون۔ 33395' رہائش کوآرڈینٹر۔ 38574' فیکس۔ 02522-56334

پٹنه اور بنگلور میں ریجنل اور اسٹڈی سنٹرس ایک ساتھ واقع ھیں۔

Scanned with CamScanner

STAMP

"Urdu University" (*Newsletter*) - **April 2000. Issue: 3**

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY
(Central University established by an Act of Parliament 1997)

Public Relations Department
8-1-346/10 Sabza, Tolichowki, **Hyderabad** - 500 008, A.P., (India)
Phone & Fax No : 040-3562945

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

- یہ مرکزی حکومت کی یونیورسٹی ہے جس کا قیام پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے تحت ۹/ جنوری ۱۹۹۸ء میں عمل میں آیا۔
- اس یونیورسٹی کی حیثیت اور اہمیت مرکزی حکومت کی دوسری تمام یونیورسٹیوں کے مماثل ہے۔ اس کا امتیاز صرف یہ ہے کہ اس کا ذریعہ تعلیم صرف اور صرف اُردو ہے۔
- اس یونیورسٹی کے ایکٹ میں روزِ اول ہی سے فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقوں سے تعلیم دیے جانے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

ہیڈ کوارٹر

وائس چانسلر: سبزہ کالونی ٹولی چوکی حیدر آباد500008
فون و فیکس: 040-3562945 ای میل: jairajpurims@mailcity.com

رجسٹرار: برنداون کالونی ٹولی چوکی حیدر آباد500008 فون و فیکس : 3562944

فینانس آفیسر: برنداون کالونی ٹولی چوکی حیدر آباد 500008 فون: 3565502

کنٹرولر آف ایگزامنیشنز: برنداون کالونی، ٹولی چوکی حیدر آباد 500008
فون : 3563686

ڈائرکٹر ڈائرکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن: ڈلکس کالونی ٹولی چوکی
حیدر آباد500008 فون: 3562161 فیکس :3560705

کوآرڈینیٹر: ٹرانسلیشن ڈویژن:
برنداون کالونی ٹولی چوکی حیدر آباد500008، فون:3562967

لائبریرین انچارج: برنداون کالونی ٹولی چوکی حیدر آباد500008، فون:3562965

سر پرست : پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری، وائس چانسلر
ناشر و طابع : پروفیسر محمد سلیمان صدیقی، رجسٹرار
ایڈیٹر : ڈاکٹر محمد ظفرالدین، پبلک ریلیشنز افسر (انچارج)

To

Printed Matter / Book Post

From:
Public Relations Department
Maulana Azad National Urdu University
Sabza Colony, Tolichowki
Hyderabad - 500 008 (AP)

Scanned with CamScanner